Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۲۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعث ربک مقاما محمودا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

The Daily

ALFAZL

RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۵/۳۰ | یکم ربیع الاول ۱۳۹۶ھ ۲ امان ۱۳۵۵ھش ۲ مارچ ۱۹۷۶ء | نمبر ۵۰

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اگر قبولیتِ دعا نہ ہوتی تو اللہ تعالیٰ کی ہستی پر بہت سے شکوک پیدا ہو سکتے تھے

جو لوگ قبولیتِ دعا کے قائل نہیں ہیں ان کے پاس اللہ تعالیٰ کی ہستی کی کوئی دلیل نہیں ہے

"اللہ تعالیٰ کی شناخت کی یہ زبردست دلیل اور اس کی ہستی پر بڑی بھاری شہادت ہے کہ محو و اثبات اس کے ہاتھ میں ہے۔ یمحو اللہ ما یشاء و یثبت۔

دیکھو اجرامِ سماوی کتنے بڑے اور عظیم الشان نظر آتے ہیں اور ان کی عظمت کو دیکھ کر ہی بعض نادان اُن کی پرستش کی طرف جھک پڑے ہیں اور انہوں نے اُن میں صفاتِ الٰہیہ کو مان لیا جیسے ہندو یا اور دوسرے بُت پرست یا آتش پرست وغیرہ جو سُورج کی پُوجا کرتے ہیں اور اس کو اپنا معبود سمجھتے ہیں کیا وہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ سُورج اپنے اختیار سے چڑھتا ہے یا چھپتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ اور اگر وہ کہیں بھی تو وہ اس کا کیا ثبوت دے سکتے ہیں۔ وہ ذرا سُورج کے سامنے یہ دعا تو کریں کہ ایک دن وہ نہ چڑھے یا دوپہر کو مثلاً چھپ جاوے تاکہ معلوم ہو کہ وہ کوئی اختیار اور ارادہ بھی رکھتا ہے۔ اس کا ٹھیک وقت پر طلوع اور غروب تو صاف ظاہر کرتا ہے کہ اس کا اپنا ذاتی کوئی اختیار اور ارادہ نہیں ہے۔ ارادہ کا مالک تب ہی معلوم ہوتا ہے کہ دعا قبول ہو اور کرنے والے امر کو کرے اور نہ کرنے والے کو نہ کرے۔

غرض اگر قبولیتِ دعا نہ ہوتی تو اللہ تعالیٰ کی ہستی پر بہت سے شکوک پیدا ہو سکتے تھے اور ہوئے۔ اور حقیقت میں جو لوگ قبولیتِ دعا کے قائل نہیں ہیں انکے پاس اللہ تعالیٰ کی ہستی کی کوئی دلیل ہی نہیں ہے۔ میرا تو یہ مذہب ہے کہ جو دعا اور اس کی قبولیت پر ایمان نہیں لاتا وہ جہنم میں جائے گا وہ خدا ہی کا قائل نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کی شناخت کا یہی طریق ہے کہ اس وقت تک دعا کرتا رہے جب تک خدا اس کے دل میں یقین نہ بھر دے اور انا الحق کی آواز اس کو نہ آجاوے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۰۴، صفحہ ۲۰۵)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲ امان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت سے رکھے اور ہمیشہ اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ

سینہ میں درد کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے

احباب جماعت خاص توجہ سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو اپنے فضل سے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے اور تادیر سلامت رکھے۔ آمین

محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کو گذشتہ دنوں پیچش کی تکلیف ہو گئی تھی اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے طبیعت اچھی ہے، الحمد للہ

درخواستِ دعا

(محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر ربوہ)

کینیڈا سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ہمارے احمدی دوست مکرم عزیز احمد صاحب کی پسلی میں شدید درد رہتا ہے۔ اس وجہ سے انہیں بہت تکلیف ہے۔ ان کی اہلیہ صاحبہ بھی بعض عوارض سے بیمار ہیں۔

دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں کو شفاء عطا فرمائے۔ آمین

خاندانِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں شادی کی مبارک تقریب

ربوہ — ۲۹ تبلیغ ۱۳۵۵ ہجری شمسی مطابق ۲۹ فروری ۱۹۷۶ء بروز اتوار محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کے فرزند اور حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کے نواسے عزیزم صاحبزادہ مرزا عمر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی شادی کی تقریب عمل میں آئی۔ ان کا نکاح ۲۹ دسمبر ۱۹۷۵ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے پانچ ہزار روپے حق مہر پر محترمہ سیدہ امۃ الکافی صاحبہ سلمہا بنت محترم میجر سید سعید احمد صاحب سے جو کہ حضرت سید میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ کی نواسی ہیں پڑھا تھا۔

برات کاروں کے ذریعہ محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی سرکوٹھی میں صبح ربوہ سے لاہور چھاؤنی روانہ ہوئی۔ اس میں دیگر افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علاوہ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی (حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ) بھی شامل تھیں۔ لاہور میں محترم ڈاکٹر کرنل صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب کی کوٹھی میں کچھ وقت قیام کرنے کے بعد برات محترم میجر سید سعید احمد صاحب کی کوٹھی پر پہنچی جہاں پر تین بجے سہ پہر تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ اس تقریب کا آغاز محترم صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب نے تلاوتِ قرآن پاک سے کیا

(باقی صفحہ ۶ پر)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲ امان ۱۳۵۵ ہش
۲ مارچ ۱۹۷۶ء

سلسلۂ اسباب اور قبولیتِ دعا

انیسویں صدی کے اواخر میں جب مغربی دنیا کائنات ارضی و سماوی کی کنہ و کیفیت معلوم کرنے اور وسیع و عریض کائنات میں پوشیدہ طاقتوں اور کائنات کی جملہ اشیاء میں پائے جانے والے خواص کا کھوج لگانے کی طرف متوجہ ہوئی تو سائنسدان اس نتیجہ پر پہنچے کہ یہ کائنات ایک نہایت ہی محکم و ابلغ نظام میں بندھی ہوئی ہے اور یہ محکم و ابلغ نظام بعض غیر مبدل اور اٹل قوانین اور ان کی مسلسل کارفرمائی سے عبارت ہے۔ ان غیر مبدل اور اٹل قوانین کو انہوں نے قوانینِ قدرت کا نام دے کر انہیں ہی سب کچھ قرار دے ڈالا اور وہ اس نتیجہ پر پہنچے کہ ان قوانینِ قدرت میں اسباب و علل کا ایک لامتناہی سلسلہ پایا جاتا ہے۔ ہر حرکت اور اس کے نتیجہ میں رونما ہونے والے ہر تغیر کا کوئی نہ کوئی سبب ہوتا ہے۔ بغیر سبب اور علت کے کوئی تغیر بھی رونما نہیں ہوتا اور نہ ہو سکتا ہے۔

خواص الاشیاء اور کائنات میں پوشیدہ قوتوں کا کھوج لگانے کے سلسلہ میں سائنس دان جس نتیجہ پر پہنچے وہ اس حد تک تو درست تھا اور ہے کہ یہ کائنات ایک محکم و ابلغ نظام میں بندھی ہوئی ہے جس میں قوانینِ قدرت کی کارفرمائی کے علاوہ اسباب و علل کا سلسلہ جاری ہے لیکن ان کا اسباب و علل کے سلسلہ کو ہی سب کچھ سمجھنا اور علت العلل کے وجود کو تسلیم نہ کرنا ایک فاش غلطی تھی۔ اسباب و علل کے لامتناہی سلسلہ سے گھبرا کر وہ یہ سمجھ بیٹھے کہ یہ کائنات اسباب و علل کے لامتناہی سلسلہ کے نتیجہ میں خود بخود معرضِ وجود میں آ گئی ہے اور اس کا انتہائی محکم و ابلغ نظام اٹل اور غیر مبدل قوانینِ قدرت کی کارفرمائی کے نتیجہ میں خود بخود چل رہا ہے۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ وہ اسباب و علل کے سلسلہ، قوانینِ قدرت کی کارفرمائی اور کائنات کے محکم و ابلغ نظام کو دیکھ کر رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا پکار اٹھتے اور علت العلل کے طور پر خدائے قادر و توانا اور قدیر و مقتدر کی ہستی پر ایمان لا کر اس کے احکام کی بجا آوری کو لازم پکڑتے اور اپنی زندگیوں کو اخلاقِ فاضلہ اور امن و صلاحیت اور سلامت روی کے سانچوں میں ڈھالتے۔ لیکن انہوں نے خدا تعالیٰ کی ہستی کا انکار کر کے مغرب میں دہریت کے فروغ کی راہ ہموار کر دی۔ دہریت کی رَو میں بہنے کا نتیجہ یہ ہے کہ آج مغربی اقوام مادہ پرستی کے طفیل اخلاقی بے راہروی کی رَو میں بہتی چلی جا رہی ہیں اور معصیت نوازی کے چکر میں پھنسی ہوئی ہیں اور نتیجۃً تباہی کے کنارے آ لگی ہیں۔

مشرقی ممالک میں گو ابھی کھلی کھلی دہریت کو تو فروغ حاصل نہیں ہوا ہے لیکن مغربیت کے زیرِ اثر مشرقی اقوام میں نیچریت کی طرف رجحان بڑھتا چلا جا رہا ہے اور اسباب و علل اور قوانینِ قدرت کی کارفرمائی کے اٹل ہونے کے زیرِ اثر دعا کو محض بیکار تصور کیا جانے لگا ہے۔ ایسے لوگ سمجھ بیٹھے ہیں کہ جو کچھ ہونا ہے وہ مقررہ اسباب و علل کے نتیجہ میں ہو کر رہے گا۔ دعا کے نتیجہ میں وہ اسباب جو پہلے ہی قوانینِ قدرت کے نتیجہ میں مہیا ہو کر ایک مقررہ نتیجہ پر منتج ہو رہے ہیں خدا تعالیٰ کے حضور دعا کے نتیجہ میں یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ اسباب وہ نتیجہ پیدا نہ کریں جو قانونِ قدرت کے نتیجہ میں بہرصورت و بہرحال نکلنا ضروری ہے۔

دعا اور اس کی تاثیر سے انکار اس لئے پیدا ہوا کہ خدا تعالیٰ کی قدرتوں پر ایمان نہ تھا۔ یہ یقین کمزور پڑ چکا تھا کہ خدا تعالیٰ غیر محدود قدرتوں اور طاقتوں کا مالک ہے۔ اس کی قدرتوں اور طاقتوں کی کوئی حد بست ممکن نہیں ہے۔ دوسرے قوانینِ قدرت کو اسی حد تک محدود سمجھ لیا گیا جس حد تک کہ انہیں ان کا علم حاصل ہو سکا تھا اور یہی تصور اسباب کے بارہ میں بھی تھا حالانکہ جب خدا تعالیٰ کی ذات وراء الوراء ہے اور اس کی صفات اور ان صفات کے جلوے غیر محدود ہیں اور اس کی قدرتوں اور طاقتوں کی کوئی انتہا نہیں ہے تو پھر اس کے لئے کوئی بات انہونی کیسے ہو سکتی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ خدا تعالیٰ نے اس دنیا کو اسباب اور قوانینِ قدرت کے نظام میں باندھا ہوا ہے لیکن اس کے وضع کردہ قوانینِ قدرت اور اسباب کی بھی کوئی حد اور انتہا نہیں ہے۔ خود قضا و قدر کا نظام بھی قوانین میں بندھا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ جب اپنے کسی بندہ کی شرائط کے مطابق کی ہوئی دعا کو قبول کرتا ہے تو اس کی مراد کو پورا کرنے کے اسباب بھی وہ مہیا کرتا ہے۔ اسباب کی اس کے ہاں کمی نہیں ہے۔ قانونِ قدرت میں فرق ڈالے بغیر وہ ایک ایسے قانونِ قدرت کو جس کا بندوں کو علم نہیں ہوتا بروئے کار لا کر اور ایسے اسباب مہیا کر کے جن سے وہ ناواقف ہوتے ہیں انہیں ان کی مرادیں عطا کر دیتا ہے۔ قانونِ قدرت اپنی جگہ ہے اور اسباب کا سلسلہ اپنی جگہ لیکن ان سب کے اوپر خدا تعالیٰ کی ذات ہے جس نے خود قضا و قدر کے نظام اور اسباب کے سلسلہ کو وضع کیا ہے اور انہیں قوانین میں باندھا ہوا ہے۔ وہ جب اپنے بندے یا بندوں کی دعاؤں کو قبول کرنا چاہتا ہے تو اپنے ہی قانون کے مطابق قضا و قدر کو بدل کر ان دعاؤں کے پورا کرنے کے اسباب خود پیدا کر دیتا ہے۔ بلا سبب وہ کوئی بات ظہور میں نہیں لاتا جب کسی امر کو ظہور میں لانے کا فیصلہ کرتا ہے تو اسباب بھی اس کے خود ہی مہیا کرتا ہے۔ منکرینِ دعا کی غلطی یہ ہے کہ وہ قوانینِ قدرت کو اپنے ناقص علم کے مطابق محدود سمجھتے ہیں اور اسباب کے سلسلہ کو اسبابِ مادیہ تک محدود گردانتے ہیں حالانکہ مادی عالمِ اسباب کی طرح ایک باطنی عالمِ اسباب بھی ہے جس کو مادی نقطۂ نظر والے سمجھنے سے قاصر ہیں۔ باطنی عالمِ اسباب کی معرفت انہیں ہی عطا کی جاتی ہے جو پہلے اپنے آپ کو روحانی بصیرت سے متصف کرتے ہیں۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جنہیں اللہ تعالیٰ نے مادہ پرستی کے اس زمانہ میں دعا اور اس کی حقیقت پر زندہ ایمان پیدا کرنے کی غرض سے مبعوث فرمایا ہے، دعا کے نتیجہ میں رونما ہونے والے انقلابات کی حقیقت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"دعا اور توجہ میں ایک روحانی اثر ہے جس کو طبعی لوگ جو صرف مادی نظر رکھنے والے ہیں نہیں سمجھ سکتے۔ سنت اللہ میں دقیق در دقیق اسباب کا ذخیرہ ہے جو دعا کے بعد اپنا کام کرتا ہے۔ ۔ ۔ ۔ یہ لوگ (منکرینِ دعا) دراصل اللہ تعالیٰ کے باریک رازوں اور اسباب سے بے خبر ہیں۔ وہ ظاہر عالمِ اسباب کو جانتے ہیں لیکن اس کا ایک باطنی عالمِ اسباب بھی ہے ؎

فلسفی کو منکرِ حنانہ است
از حواسِ اولیا بیگانہ است"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۳۹۴، ۳۹۵)

اسی طرح آپ نے اسباب کے سلسلہ کو محض اسبابِ مادیہ تک محدود سمجھنے اور اس طرح دعا کو محض بیکار سمجھنے والوں پر ان کی غلطی واضح کرتے ہوئے مزید فرمایا:-

"عام لوگوں کا علم یہیں تک محدود ہے کہ عام اسبابِ مادیہ کے تحت تحریکات ہوتی ہیں لیکن (اسباب کے سلسلہ کو) اسی حد تک ختم کر دینا یہ سخت غلطی ہے۔ قضا و قدر کے اسباب بعض اوقات وراء الوراء ہوتے ہیں اور ان کا تعلق محض کُن فیکون سے ہی ہوتا ہے جسے دوسرے لوگ سمجھ بھی نہیں سکتے۔ اگر یہ اسباب اسی حد تک ہوتے جہاں تک یہ لوگ سمجھے بیٹھے ہیں تو پھر تو گویا خدائی ہی کو اپنے قبضہ میں لے آتے۔ پہلی اُمتوں پر جو جو عذاب آئے ہیں اگر ان کے حکماء کو ان کے اسباب کی خبر ہوتی تو وہ ان کو بچا کیوں نہ لیتے۔ مگر ایسا نہیں ہوا۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ وہ اسباب وراء الوراء تھے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۳۹۹)

الغرض دعا میں بڑی تاثیر ہے۔ دعا سے زمین آسمان پلٹ سکتے ہیں بشرطیکہ دعا اللہ تعالیٰ کی سنت اور اس کے مقرر کردہ طریق کے مطابق پورے آداب اور شرائط کے ساتھ کی جائے اور دعا کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ وسائل سے کام لیکر تدبیر میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی جائے۔ خدا تعالیٰ اس دنیا میں جسے اس نے اپنی حکمتِ بالغہ کے ماتحت عالمِ اسباب بنایا ہے جب اپنے بندے کی دعا کو قبول کرتا ہے تو اس کے پورا ہونے کے وراء الوراء اسباب بھی پیدا کر دیتا ہے کیونکہ وہ ہر چیز پر قادر ہے اور ہمیشہ اپنی سنت کے مطابق اپنی قدرت ظاہر فرماتا اور اپنے (باقی صفحہ ۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلامی اخلاق و آداب

زبان کی حفاظت

(۲)

مکرم مولوی عبدالمنان صاحب شاہد مربی سلسلہ مقیم ساہیوال

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

لَمْ یَکُنْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَّلَا مُتَفَحِّشًا۔

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نہ خود فحش باتیں کرتے اور نہ فحش باتیں پسند کرتے تھے آپ فرمایا کرتے تھے کہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو تم سے سب سے اچھے اخلاق کا مالک ہے

(بخاری کتاب الادب)

اسی طرح حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کو تم میں سے مجھے سب سے زیادہ محبوب اور سب سے زیادہ میرے قریب بیٹھنے والے وہ لوگ ہوں گے جو تم میں اچھے اخلاق والے ہوں گے

وَاِنَّ مِنْ اَبْغَضِکُمْ اِلَیَّ وَاَبْعَدِکُمْ مِنِّیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ الثَّرْثَارُوْنَ وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ وَالْمُتَفَیْھِقُوْنَ

کہ منہ پھٹ بڑھ بڑھ کر باتیں کرنے والے اور لوگوں پر تکبر جتلانے والے اور منہ پھلا پھلا کر متکبرانہ باتیں کرنے والے مجھے سب سے زیادہ ناپسند اور مجھ سے سب سے زیادہ دور ہوں گے۔

(متفق علیہ مشکوٰۃ)

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ایسی بری باتوں سے بچائے۔ عربی زبان میں محاورہ ہے:

رُبَّ کَلِمَۃٍ تَقُوْلُ لِصَاحِبِھَا دَعْنِیْ۔

کہ بہت سی باتیں متکلم یعنی کلام کرنے والے سے کہتی ہیں کہ ہمیں چھوڑ دے یہ محاورہ زیادہ گفتگو اور فضول اور بے ہودہ گفتگو سے روکنے یا منع کرنے کے وقت استعمال کرتے ہیں۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَۃٍ فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ

بِکَلِمَۃٍ طَیِّبَۃٍ

(بخاری کتاب الادب)

کہ دوزخ کی آگ سے بچنے کے لئے پوری کوشش کرتے رہو۔ خواہ کھجور کا کوئی ٹکڑا ہی خدا کے رستہ میں دینا پڑے اگر کسی پاس کچھ بھی نہ ہو تو کم از کم کسی کو محبت اور اخلاق اور نرمی سے عمدہ اور اچھی بات ہی کہہ دے جس سے اس کا حوصلہ بلند ہو اور نیکی اور ہدایت کی طرف رہنمائی ہو۔ بدی اور نقصان سے بچ جائے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہاری تین باتیں پسند کرتا ہے اور تین سے نفرت کرتا ہے وَیَکْرَہُ لَکُمْ قِیْلَ وَقَالَ وَکَثْرَۃَ السُّؤَالِ وَاِضَاعَۃَ الْمَالِ کہ جو تین باتیں اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہیں وہ قیل و قال یعنی فضول بحث اور لغو اور لایعنی زیادہ باتیں کرنا اور کثرت سوال اور مال کو ضائع کرنا ہے۔

صحابہ کرام غیر ضروری اور بے فائدہ باتیں نہ کرتے تھے۔ اور نہ ہی زیادہ سوال کرتے حتیٰ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مسائل دینیہ بھی بہت کم پوچھتے تھے۔ جب کوئی اجنبی باہر سے آکر حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے بے محابا سوال کرتا تو صحابہ متعجب ہوتے اور اسے ناپسند کرتے تھے سورۃ بقرہ میں بنی اسرائیل کا گائے کے ذبح کرنے کے سلسلہ میں سوالات کا ذکر آتا ہے یہود ایسے ہی ناپسندیدہ سوالات کی وجہ سے اور کی حقہ شریعت پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے خدا تعالیٰ کا حقیقی قرب حاصل نہ کر سکے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اِنَّمَا اَھْلَکَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ کَثْرَۃُ مَسَائِلِھِمْ"

کہ تم سے پہلے لوگوں کو ان کے کثرت سوالات نے ہلاک و تباہ کیا ہے یعنی جب انہوں نے کسی امر کے بارہ میں کثرت سے سوالات کئے اور ان کا جواب ملا تو جواب کے مطابق عمل نہ کر سکے۔ پس

برمحل اور ضرورت کے موقع پر بولنا چاہیئے اور بے فائدہ اور لگاتار بغیر مطلب و مقصد بولتے چلے جانا حماقت ہے۔ کہتے ہیں

خَیْرُ الْکَلَامِ مَا قَلَّ وَدَلَّ۔

کہ بہترین کلام وہ ہوتی ہے جو تھوڑی ہو لیکن بامعنی ہو تو گویا یہ اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے یہ شخصیت کی آئینہ دار اور انسان کی قابلیت اور استعداد کے اظہار کا ذریعہ ہے اس کے بے مقصد اور بے ربط استعمال سے انسان کا ذہن پراگندہ اور خیالات منتشر ہو جاتے ہیں اور وہ سوچنے میں دقت اور رسوائی اٹھاتا ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت سے قبل ایسے لوگ ظاہر ہوں گے جو اپنی زبانوں سے ایسے کھائیں گے جیسے گائیں اپنی زبان سے کھاتی ہیں یعنی چرب زبانی اور جھوٹ اور ناجائز باتوں کی بنیاد سے دولت کما کر کھائیں گے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ابن آدم صبح کرتا ہے تو اس کے سب اعضاء اس کی زبان سے عاجزی سے کہتے ہیں کہ ہمارے متعلق اللہ تعالیٰ سے ڈرتی رہ ہم تیرے ساتھ ہیں اگر سیدھی رہی تو ہم بھی سیدھے رہیں گے اور اگر تو ٹیڑھی ہوئی تو ہم بھی تیرے ساتھ ہی ٹیڑھے ہو جائیں گے۔

(رواہ الترمذی)

حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفی سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ میرے بارہ میں آپ کو کس کا خوف ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان پکڑ لی۔ یعنی زبان سے بدگوئی کا ڈر ہے۔

حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بعض دو منہوں والا شخص ہے یعنی منافق یہاں کچھ کہا اور وہاں اس کے خلاف کہا اس کی قیامت کے

روز آگ کی دو زبانیں ہوں گی۔

(رواہ الدارمی)

احادیث میں آتا ہے کہ جھوٹ۔ غیبت خوشامد یعنی ناجائز کسی کی مدح گالی گلوچ عیب و نقص زبان دوز ہیں۔ منافقت افواہ اڑانا نکتہ چینی۔ تکبرانہ کلام۔ فضول و بے مقصد باتیں۔ بزدلی اور مایوسی کی باتیں لعنت ڈالنا۔ چغل خوری کرنا۔ مبالغہ آمیزی کرنا ریا خود ستائی و خود نمائی کرنا۔ بہت نامناسب شرارت فسق و فجور کی باتیں پھیلانا۔ ناحق فضول بحث کرنا۔ کسی کو طنز کرنا کسی کا مذاق اڑانا کسی کا پردہ فاش کرنا۔ بے حیائی کی باتیں کرنا جھوٹے قول چلانا جیسے ناپسندیدہ افعال ہیں نیز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں

"سچے تقویٰ کے بغیر کوئی راحت اور خوشی مل ہی نہیں سکتی تو معلوم کرنا چاہیئے کہ تقویٰ کے بہت سے شعبے ہیں جو عنکبوت کے تاروں کی طرح پھیلے ہوئے ہیں۔ تقویٰ تمام جوارح انسانی اور عقائد و بنا اخلاق وغیرہ سے متعلق ہے نازک ترین معاملہ زبان سے ہے بسا اوقات تقویٰ کو دور کر کے ایک بات کہتا ہے اور دل میں خوش ہو جاتا ہے کہ میں نے یوں کہا اور ایسا کہا۔ حالانکہ وہ بات بری ہوتی ہے۔ مجھے کسی پر ایک نقل یاد آتی ہے کہ ایک بزرگ کی کسی دنیادار نے دعوت کی جب وہ بزرگ کھانا کھانے کے لئے تشریف لے گئے تو اس متکبر دنیادار نے اپنے نوکر کو کہا کہ فلاں تھال لانا جو ہم پہلے حج میں لائے تھے اور پھر کہا دوسرا تھال بھی لانا جو دوسرے حج میں لائے تھے اور پھر کہا تیسرے حج والا بھی لے آنا اس بزرگ نے فرمایا کہ تو تو بہت ہی قابل رحم ہے۔ ان تین فقروں میں تو نے اپنے تین ہی حجوں کا سینہ فاش کر دیا۔ میرا مطلب اس سے صرف یہ تھا کہ تو اس امر کا اظہار کرے کہ تو نے تین حج کئے ہیں۔ اس لئے خدا نے تعلیم دی ہے کہ زبان کو سنبھال کر رکھا جائے اور بے معنی بیہودہ بے موقع غیر ضروری باتوں سے احتراز کیا جائے . . . . . زبان سے ہی انسان تقویٰ سے دور چلا جاتا ہے زبان سے تکبر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کر لیتا ہے اور زبان سے ہی فرعونی صفات آجاتی ہیں اور اسی زبان کی وجہ سے پوشیدہ اعمال کو ریاکاری سے بدل لیتا ہے اور زبان کا زیان بہت جلد پیدا ہوتا ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص ناف کے نیچے کے عضو اور زبان کو شر سے بچاتا ہے اس کی بہشت کا ذمہ دار میں ہوں۔ سو انحوری اس قدر نقصان نہیں پہنچاتی جیسے قول زور۔ اس سے کوئی یہ نہ سمجھ بیٹھے کہ حرام خوری اچھی چیز ہے یہ سخت غلطی ہے اگر کوئی ایسا سمجھے میرا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص جو اضطرار سؤر کھالے۔ تو یہ امر دیگر ہے لیکن وہ اپنی زبان سے خنزیر کا فتویٰ دیدے تو وہ اسلام سے دور نکل جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حرام کو حلال ٹھہراتا ہے۔ غرض اس سے معلوم ہوا کہ زبان کا زیان خطرناک ہے۔ اس لئے متقی اپنی زبان کو بہت ہی قابو میں رکھتا ہے اس کے منہ سے کوئی ایسی بات نہیں نکلتی جو تقویٰ کے خلاف ہو۔ پس تم اپنی زبان پر حکومت کرو۔ نہ یہ کہ زبان میں تم پر حکومت کریں۔ اور اناپ شناپ بولتے رہو۔ ہر ایک بات کہنے سے پہلے سوچ لو کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ . . . . . .

. . . . . اللہ تعالیٰ کی اجازت اس کے کہنے میں کہاں تک ہے جب تک یہ نہ سوچ لو مت بولو۔ ایسے بولنے سے جو شرارت کا باعث اور فساد کا موجب ہو۔ نہ بولنا بہتر ہے لیکن یہ بھی مومن کی شان سے بعید ہے کہ امر حق کے اظہار میں رکے۔ اس وقت کسی ملامت کرنے والے کی ملامت اور خوف سے زبان کو نہ روکے دیکھو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اپنی نبوت کا اعلان کیا۔ تو اپنے پرائے سب کے سب دشمن ہو گئے مگر آپ نے ایک دم بھر کے لئے بھی کسی کی پرواہ نہ کی۔ یہاں تک کہ جب ابوطالب آپ کے چچا نے لوگوں کی شکایتوں سے تنگ آکر کہا۔ اس وقت بھی آپ نے صاف طور پر کہہ دیا کہ میں اس کے اظہار سے نہیں رک سکتا۔ آپ کا اختیار ہے۔ میرا ساتھ دیں یا نہ دیں۔

پس زبان کو جیسے خدا تعالیٰ کی رضامندی کے خلاف کسی بات کے کہنے سے روکنا ضروری ہے۔ اس طرح امر حق کے اظہار کے لئے (زبان) کھولنا لازمی امر ہے یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ۔ مومنوں کی شان ہے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے سے پہلے ضروری ہوتا ہے کہ ان کی اپنی عملی حالت ثابت کر دکھائے کہ وہ اس قوت کو اپنے اندر رکھتا ہے کیونکہ اس سے پیشتر کہ وہ دوسروں پر اپنا اثر ڈالے اس کو اپنی حالت اثر انداز بھی تو بنانی ضروری ہے۔ پس یاد رکھو کہ زبان کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے کبھی مت روکو۔ ہاں عمل اور صدق کی شناخت بھی ضروری ہے اور انداز بیان ایسا ہونا چاہیئے جو نرم ہو اور سلامت اپنے اندر رکھتا ہو اور ایسا ہی تقویٰ کے خلاف بھی زبان کا کھولنا سخت گناہ ہے۔"

(ملفوظات احمدیہ جلد اول صفحہ ۲۲۲ تا صفحہ ۲۲۴)

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"پھر تیسری قسم ترک شر کی اخلاق ہی سے رفق اور قول حسن ہے اور یہ خلق جس حالت طبعی سے پیدا ہوتا ہے اس کا نام طلاقت یعنی کشادہ روئی ہے پھر جب تک کلام کرنے پر قادر نہیں ہوتا۔ بجائے رفق اور قول حسن کے طلاقت دکھلاتا ہے۔ طلاقت ایک قوت ہے اور رفق ایک خلق ہے جو اس قوت کو محل پر استعمال کرنے سے پیدا ہو جاتا ہے۔ اس میں خدا تعالیٰ کی تعلیم یہ ہے وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا۔ لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰی اَنْ یَّکُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْھُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰی اَنْ یَّکُنَّ خَیْرًا مِّنْھُنَّ۔ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ۔ اجْتَنِبُوْا کَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُکُمْ بَعْضًا۔ وَاتَّقُوا اللّٰہَ۔ اِنَّ اللّٰہَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ۔ وَلَا تَقْفُ مَا لَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ۔ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ کُلُّ اُولٰٓئِکَ کَانَ عَنْہُ مَسْئُوْلًا۔ یعنی لوگوں کو وہ باتیں کہو جو واقعی طور پر نیک ہوں۔ ایک قوم دوسری قوم سے ٹھٹھا نہ کرے۔ ہو سکتا ہے کہ جن سے ٹھٹھا کیا گیا ہے وہ اچھے ہوں بعض عورتیں بعض عورتوں سے ٹھٹھا نہ کریں ہو سکتا ہے کہ جن سے ٹھٹھا کیا گیا ہے وہ اچھی ہوں اور عیب مت لگاؤ اپنے لوگوں کے برے برے نام مت رکھو۔ بدگمانی کی باتیں مت کرو اور نہ عیبوں کو کرید کرید کر پوچھو ایک دوسرے کا گلہ مت کرو۔ کسی کی نسبت وہ بہتان یا الزام مت لگاؤ جس کا تمہارے پاس کوئی ثبوت نہیں۔ اور یاد رکھو کہ ہر ایک عضو سے مواخذہ ہوگا۔ اور کان آنکھ دل ہر ایک سے پوچھا جائے گا۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۵۷ - ۵۸)

پس دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے فضل سے توفیق بخشے کہ ہم اپنی زبان پر قابو رکھیں اور ہر اچھی بات موقعہ اور محل پر کہیں اور ہر بری بات سے بچیں اور اپنی کامل رضا کی راہوں پر چلائے۔ اللّٰھم آمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

تنظیم موصیاں اور اُن کی ذمہ داریاں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے نصرہ العزیز نے ۱۹۶۶ء میں موصیان کی ایک تنظیم کا اعلان فرمایا تھا اور مندرجہ ذیل ابتدائی کام اُن کے ذمہ لگائے گئے تھے۔

۱۔ کسی موصی کے گھر میں بڑا ہو یا چھوٹا مرد ہو یا عورت کوئی بھی ایسا نہ رہے جو قرآن کریم کے پڑھنے کی عمر کو پہنچا ہوا ہو لیکن قرآن کریم نہ پڑھ سکتا ہو یا ترجمہ جاننے کی عمر کو پہنچا ہوا ہو مگر ترجمہ نہ جانتا ہو

۲۔ جماعت کی عام تربیت کے معیار کو بلند کرنے کے لئے موصیان کی کوششوں سے کم از کم پانچ افراد واقفین عارضی بننے چاہئیں۔

۳۔ موصیان کو یہ بھی کہا گیا تھا کہ ان کی مقامی جماعت میں کوئی شخص ایسا نہ رہے جسے قرآن کریم آنا چاہیئے تھا لیکن اُسے پڑھنا نہیں آتا۔

جملہ صدر صاحبان مجالس موصیان کو مئی ۱۹۶۸ء میں اطلاع دی گئی تھی کہ ماہوار رپورٹ کا خلاصہ ہر ماہ کی ۲۵ تاریخ تک نظارت اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن و وقف عارضی) میں بھجوا دیا کریں مگر ابھی تک صرف مندرجہ ذیل مجالس کی طرف سے چند رپورٹیں ملی ہیں اس مقصد کے لئے جملہ مجالس کو چھپے ہوئے فارم بھی بھجوائے گئے تھے امید ہے کہ سب مجالس موصیان حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک کو کامیاب بنانے کی پوری کوشش کریں گی اور اپنی مجلس کی کارکردگی باقاعدگی سے رپورٹ بھیجتی رہیں گی۔

جماعتہائے احمدیہ ساہیوال، گھڑا ساہیوال، گرمولا درکال ضلع گوجرانوالہ، مردان، اراجن پور، چک نمبر ۱۲ کا چیلو ضلع تھرپارکر، سلطانپور لاہور، چوہڑکانہ، پشاور، لائلپور، کوٹہ لیکھر، ڈیرہ غازیخان

محلہ جات:۔ دارالرحمت شرقی (ب) دارالنصر شرقی، دارالعلوم غربی، دارالعلوم شمالی۔ دارالرحمت غربی

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الٰہی محبت کے حصول کا ذریعہ ـــــ پاکیزگی

خدا تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَھِّرِیْنَ۔ کہ خدائے عزّ و جل باطنی اور ظاہری صفائی کا خیال رکھنے والوں کو پسند کرتا ہے اور ان سے محبت کا سلوک کرتا ہے۔ اس آیت میں ظاہری صفائی کو باطنی صفائی کے ساتھ رکھ کر اس کی اہمیت کو واضح کیا گیا ہے۔

شعبہ صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے صفائی کی اس قدر اہمیت کے پیش نظر مورخہ ۶ امان سے ۱۲ امان (مارچ) تک ہفتہ صفائی منانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس ہفتہ میں خدام خصوصی طور پر بدن، کپڑے، گھر اور ماحول کی صفائی کا خیال رکھیں۔ مضر صحت جراثیم کے انسداد کے لئے کامیاب کوشش کا آغاز فرمائیں۔ قائدین کرام مختلف خدام کے ذریعہ مجالس میں صفائی کی اہمیت، حفظان صحت کے بنیادی اصولوں اور خوراک میں تناسب وغیرہ سے خدام کو واقفیت دلائیں اور اس ہفتہ کو کامیاب بنانے میں بھرپور سعی فرمائیں۔

(مہتمم صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

بتیسواں سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ

خدام کا بتیسواں سالانہ اجتماع ۱۸ اپریل ۷۶ء بروز اتوار ایک دن کے لئے مرکز سلسلہ میں ہوگا۔ انشاء اللہ العزیز۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مطالعہ کتب

ماہ مارچ میں خدام کے مطالعہ کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "احمدی اور غیر احمدی میں فرق" مقرر ہے۔

ماہ اپریل میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی" مقرر ہے۔

قائدین کرام خدام سے مطالعہ کرائیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ضروری گزارش

خدام کو چاہیئے کہ وہ اپنے ماہنامہ "خالد" کی مالی حالت سدھارنے کے لئے اس کی اشاعت بڑھائیں۔

(مینیجر ماہنامہ خالد۔ ربوہ)

اداریہ۔ (بقیہ صفحہ ۲)

قادرِ مطلق ہونے کا ثبوت دیتا ہے۔ وہ اسباب مہیا کرنے پر بھی قادر ہے اور کرتا ہے کیونکہ اُس کے پاس ورار الورا اسباب کا خزانہ ہے۔ سلسلہ اسباب کو محض اسبابِ مادیہ تک محدود سمجھنے والوں کی لاعلمی کی وجہ سے دُعا کی حقیقت باطل نہیں ہوسکتی کیونکہ دعا اور اس کی قبولیت کا تعلق محض نظریہ سے نہیں بلکہ تجربہ اور مشاہدہ سے ہے اور جو چیز تجربہ اور مشاہدہ کی بناء پر ثابت شدہ ہو اُسے فلسفیانہ موشگافیوں سے ردّ نہیں کیا جاسکتا۔ نہ صرف لاکھوں انبیاء اولیاء اور دیگر اہل اللہ کے واقعات میں قبولیتِ دعا کی نظیریں ملتی ہیں بلکہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزندِ جلیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس زمانہ میں دعا کے زندہ معجزات دکھائے ہیں اور آپ کی جماعت میں اس کے تازہ بتازہ نمونے ہر روز مشاہدہ میں آرہے ہیں۔

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی سالانہ تربیتی کلاس

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی سالانہ تربیتی کلاس مورخہ ۱۶ اپریل تا ۲۹ اپریل ۷۶ء شعبہ ایوارڈ محمود ربوہ میں ہوگی۔ ہر مجلس سے نمائندے شرکت فرمائیں۔

(ناظم اعلیٰ تربیتی کلاس)

پتہ درکار ہے

مکرم فیض احمد صاحب ولد رشید احمد صاحب، وصیت ۱۹۳۹۲ کا موجودہ پتہ درکار ہے۔ اگر موصی صاحب خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی صاحب کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو تو فوری طور پر دفتر وصیت کو اطلاع فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

اعلان دارالقضاء

مکرم محمود احمد صاحب مختار معرفت شیخ منور احمد صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم ماسٹر امیر عالم صاحب وفات پاچکے ہیں قطعہ ۶/۸ واقع رحمت بازار والد صاحب مرحوم کے نام الاٹ ہے۔ میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں جنہیں پلاٹ ۶/۸ میرے نام منتقل کئے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ (۱) مکرم محمد منظور صاحب (۲) مکرم ڈاکٹر محمد ظفر صاحب (۳) مکرم داؤد احمد صاحب پسران مرحوم (۴) امۃ السلام صاحبہ (۵) امۃ الحفیظ صاحبہ۔

استدعا ہے کہ پلاٹ مذکورہ بالا میرے نام منتقل کرنیکا فیصلہ صادر فرمائیں۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

پاکستان آرمی میں انسٹرکٹرز کی ضرورت

۱۸ ٹیکنیکل گریجوایٹ کورس میں (آرمی میں ریگولر کمیشن دینے کیلئے) ۳۰ اپریل ۷۶ء تک درخواستیں مطلوب ہیں جو (ہ) H.Q. PA-3 راولپنڈی کو بھجوائی جائیں۔

آرمی ایجوکیشن کور کے لئے ایم اے / ایم ایس سی I اور II ڈویژن درخواست دے سکتے ہیں۔ مکمل کوائف کے لئے دیکھیں پاکستان ٹائمز ۲۰ فروری ۷۶ء۔

(ناظر تعلیم)

درخواست ہائے دُعا

۱۔ میری والدہ محترمہ بیوہ مکرم ملک محمد شفیع صاحب مرحوم طویل عرصہ سے صاحب فراش ہیں اور کمزور زیادہ ہوگئی ہیں۔ اُٹھنا بیٹھنا اور کروٹ بدلنا مشکل ہے۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ملک لطیف احمد سرور ایم۔اے قائد خدام الاحمدیہ ضلع شیخوپورہ)

۲۔ میری اہلیہ عرصہ تین ماہ سے بیمار چلی آرہی ہے۔ چند دنوں سے حالت زیادہ خراب ہے۔ اسی طرح میرے لڑکے سہیل احمد قمر کے بازو کی ہڈی کو گرنے کی وجہ سے فریکچر آگیا ہے۔ احباب سے ہر دو کی کامل شفا شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عبدالخالق چوہدری کارکن دفتر دیوان و جوبلی فنڈ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

۳۔ میری بیٹی انگلینڈ میں بعارضہ انفلوئنزا بیمار ہے۔ احباب کرام سے عزیزہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(سردار احمد پینٹرز۔ ماڈل ٹاؤن۔ لاہور)

۴۔ مکرم چوہدری برکت علی صاحب آنکھوں کے اپریشن کی وجہ سے ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(محمد رفیق کارکن دفتر الفضل ربوہ)

خدام و اطفال (۴ مارچ تا ۱۰ مارچ) ہفتہ اشاعت کے دوران "خالد" و "تشحیذ" کی خریداری بڑھا کر ادارہ سے تعاون فرمائیں (مینیجر ماہنامہ خالد و تشحیذ الاذہان ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چھٹی صدی ہجری

بزرگانِ سلف کے عقائد

غوثِ اعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

غوثِ اعظم پیر پیران حضرت الشیخ عبدالقادر جیلانی (ولادت ۴۷۰ھ/۱۰۷۸ء۔ وفات ۵۶۱ھ/۱۱۶۶ء) سلسلہ قادریہ کے بانی اور آسمانِ طریقت کے آفتاب و ماہتاب تھے۔ حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد مبارک ہے:۔

"اُوتی الانبیاء اسم النبوۃ واُوتینا اللقب ای صیّر علینا اسم النبی مع ان الحق تعالیٰ یُخبرنا فی سرائرنا بمعانی کلامہ وکلام رسولہ صلعم ویسمّی صاحب ھٰذا المقام من انبیاء الاولیاء۔"

(الیواقیت والجواہر جلد ۲ صفحہ ۳۹ از حضرت امام عبدالوہاب شعرانی متوفی ۹۷۶ھ/۱۵۶۸ء مطبع عباس بن عبدالسلام مصر)

انبیاء کو تو نبی کا نام دیا گیا ہے اور ہم امتی لقب نبوت پاتے ہیں۔ ہم سے النبی کا نام روکا گیا ہے باوجود اس کے کہ خدا تعالیٰ ہمیں خلوت میں اپنے کلام اور اپنے رسول کے کلام کے معانی سے خبر دیتا ہے اور یہ مقام رکھنے والا انسان انبیاء و الاولیاء میں سے ہوتا ہے۔

نیز فرماتے ہیں:۔

"قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یکمل المومن ایمانہ حتّٰی یرید لاخیہ المسلم ما یرید لنفسہ ھٰذا قول امیرنا و رئیسنا وکبیرنا وقائدنا وسفیرنا وشفیعنا مقدم النبیین والمرسلین والصدیقین من زمان اٰدم علیہ السلام الی یوم القیامۃ۔"

(الفتح الربانی والفیض الرحمانی صفحہ ۴۴ مجموعہ ملفوظات حضرت پیرانِ پیر غوث صمدانی سید عبدالقادر جیلانیؒ مرتبہ خلیفہ اعظم حضرت شیخ ابن المبارک قادری مطبع یمنیہ مصر)

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا لا یکمل المومن ایمانہ حتّٰی یرید لاخیہ المسلم ما یرید لنفسہ (ایماندار کا ایمان کامل نہیں یہاں تک کہ اپنے بھائی مسلمان کے لئے وہی چیز نہ چاہے جو چیز اپنے لئے چاہتا ہے) یہ ہے فرمان ہمارے امیر اور سردار اور بزرگ اور بہشت کی طرف لے جانے والے کا، ہمارے سفیر اور شفاعت کرنے والے جو آدم علیہ السلام سے قیامت تک سب نبیوں، رسولوں اور صدیقوں کے سردار ہیں۔

جناب مولوی عبدالعزیز حنفی القادری کے الفاظ میں حضرت پیرانِ پیر غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی عبارت کا ترجمہ یہ ہے:۔

"یہ ہے فرمان ہمارے امیر اور سردار اور بزرگ اور بہشت کی طرف لے جانے والے کا ہمارے سفیر اور شفاعت کرنے والے نبیوں اور رسولوں اور صدیقوں کے پیشوا کا کہ جو آدم علیہ السلام کے زمانہ سے قیامت تک ہوں گے۔"

(اردو ترجمہ کتاب الفتح الربانی ناشر قومی منزل نقشبندیہ کشمیری بازار لاہور)

آپ نے مقامِ "ختمِ ولایت" کی وضاحت حسبِ ذیل الفاظ میں فرمائی:۔

"فحینئذٍ تکون وارث کل رسول ونبی وصدّیق بک تختم الولایۃ والیک تصدر الابدال وبک تنکشف الکروبُ وبک تسقی الغیوث وبک تنبت الزروع وبک تندفع البلایا والمحن عن الخاصّ والعام واھل الثغور والراعی والرعایا والائمۃ والامّۃ وسائر البرایا فتکون شحنۃ البلاد والعباد فتنطلق الیک الارجل بالسعی والترحال والایدی بالبذل والعطاء والخدمۃ باذن خالق الاشیاء فی سائر الاحوال والالسُنُ بالذکر الطیّب والحمد والثناء فی جمیع المحال ولا یختلف فیک اثنان من اھل الایمان یا خیر من سکن البراری والعمران وحال ذالک فضل اللہ واللہ ذوالفضل العظیم۔"

(ترجمہ) پھر تو اس وقت ہر رسول اور نبی اور صدیق کا وارث ہوگا۔ تجھ پر ولایت ختم ہوگی، تیرے پاس ابدال آویں گے اور تجھ سے مشکلیں حل ہوں گی۔ اور تیری دعا سے مینہ برسایا جائے گا اور تیری برکت سے کھیتیاں سرسبز ہوں گی۔ اور تیری دعا سے ہر خاص و عام اور سرحد والے مسلمان اور چرواہے اور رعایا اور امانِ قوم اور امت اور تمام مخلوق سے بلائیں مصیبتیں دور کی جائیں گی۔ پس تو شہروں اور بندوں پر کوتوال ہو جائے گا۔ پھر لوگ قطع مراحل کرتے ہوئے روال دوال تیرے پاس آئیں گے اور ہر حال میں خدا کے حکم سے نقد و جنس تیری خدمت میں پیش کریں گے۔ اور ہر جگہ تیرا اچھا چرچا اور حمد و ثناء کریں گے۔ اور تیری شان میں دو ایمان والے اختلاف نہ کریں گے۔ اے آبادیوں میں رہنے والوں اور جنگل میں چکر لگانے والوں سے بہترین شخص یہ خدا کا فضل ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔"

(فتوح الغیب مترجم المقالۃ الرابعۃ صفحہ ۸-۷ تالیف السید شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اردو بازار جامع مسجد دہلی مطبوعہ ۱۳۴۷ھ)

خاندانِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں شادی کی مبارک تقریب

(بقیہ صفحہ اوّل)

جس کے بعد مکرم ملک عبداللطیف صاحب ستکوہی نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم دعائیہ کلام میں سے چند اشعار پڑھ کر سنائے۔ بعد ازاں محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے اس تقریب کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔ ساڑھے چار بجے برات واپس روانہ ہو کر سات بجے شب بخیریت ربوہ پہنچ گئی۔ تقریب رخصتانہ میں لاہور کے بہت سے احباب بھی شامل ہوئے۔

اگلے روز یکم امان / مارچ کو بعد دوپہر محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب نے اپنی کوٹھی پر وسیع پیمانے پر دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں افرادِ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام، اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام، ناظر و وکلاء صاحبان، متعدد کارکنان صدر انجمن احمدیہ و تحریکِ جدید، محلہ جات کے اور بیرونی جماعتوں کے متعدد اصحاب کے علاوہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی ازراہِ شفقت شمولیت فرمائی۔ خواتین کے لئے علیحدہ وسیع پیمانے پر انتظام کیا گیا۔ دعوت کے اختتام پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اجتماعی دعا کرائی۔

ادارہ الفضل اس تقریبِ سعید پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی خدمت میں نیز حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی، حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی، حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی، حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا العالی، محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب، ان کی بیگم محترمہ سیدہ محمودہ بیگم صاحبہ، محترم میجر سید سعید احمد صاحب اور ان کی بیگم محترمہ سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ (بنت حضرت سید میر محمد اسحٰق صاحبؓ) اور دیگر افرادِ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام و خاندان حضرت سید میر محمد اسحٰق صاحبؓ کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے یمن و سعادت کا موجب اور مثمر بثمراتِ حسنہ بنائے آمین۔

درخواستِ دعا

میرے ماموں محترم حکیم مرغوب اللہ صاحب آف شیخوپورہ گذشتہ آٹھ دس روز سے پیشاب کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحتِ کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور لمبی زندگی عطا فرمائے آمین۔

(ملک مبشر منظور قائد مجلس خدام الاحمدیہ شاہ کوٹ ضلع شیخوپورہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۳۵۴